REGD No. L.5254 17 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۶ شہادۃ ۱۳۳۶ھش | ۶ اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ۔ ۵ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

نقرس کی تکلیف کے باعث طبیعت تاحال ناساز ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کریں

احمدیہ مشن غانا کی طرف سے ڈچز آف کینٹ کی خدمت میں

انگریزی ترجمۃ القرآن کا تحفہ

مبلغ انچارج احمدیہ مشن کے نام ڈچز کی جانب سے انتہائی ممنونیت اور شکریہ کا اظہار

لیگوس (نائیجیریا) ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کی اطلاع مظہر ہے کہ غانا (گولڈ کوسٹ) میں یوم آزادی کی تقریبات کے موقعہ پر احمدیہ مشن غانا کے مبلغ انچارج مکرم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے ڈچز آف کینٹ کی خدمت میں جو ملکہ انگلستان کے ذاتی نمائندے کی حیثیت میں ان تقریبات میں شرکت کے لئے وہاں آئی ہوئی تھیں۔ انگریزی ترجمۃ القرآن کی ایک جلد بطور تحفہ ارسال کی۔ یہ تحفہ موصول ہونے پر ڈچز آف کینٹ نے ایک خط کے ذریعہ مکرم مولوی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور یہ بیش بہا تحفہ موصول ہونے پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ڈچز آف کینٹ کے خط کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

گورنمنٹ ہاؤس۔ اکرا
۵ مارچ ۱۹۵۷ء

جناب عالی! ڈچز آف کینٹ نے مجھے ہدایت کی ہے کہ آپ نے ازراہ نوازش ہر رائل ہائی نس کی خدمت میں قرآن مجید کا ایک نسخہ جو بطور تحفہ بھیجا ہے۔ اس پر آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کروں۔ ہر ہائی نس اس جذبے کی بہت قدر کرتی ہیں۔ آپ کا یہ تحفہ انہوں نے بہت خوشی سے قبول کیا ہے۔

آپ کا مخلص
دستخط (---) پرائیویٹ سکرٹری

ان تقریبات میں جن اور ملکوں کے نمائندہ وفود نے شرکت کی تھی۔ مکرم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے ان کی خدمت میں بھی اسلامی کتب پر مشتمل تحائف پیش کئے ان تحائف میں انگریزی ترجمۃ القرآن کے نسخے بھی شامل تھے۔

اقوام متحدہ میں پاکستان کے نئے مستقل نمائندے کی سکرٹری جنرل سے ملاقات

نیویارک ۵ اپریل۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے نئے مستقل نمائندے مسٹر جی۔ احمد نے اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے۔ کل انہوں نے اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہمرشولڈ سے ملاقات کی۔ مسٹر جی احمد کا جناب محمد میر خاں کی جگہ تقرر عمل میں آیا ہے۔ جناب محمد میر خاں کو فرانس میں پاکستان کا سفیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

تہران میں مارشل لاء کا خاتمہ

تہران ۵ اپریل۔ تہران کے علاقہ سے مارشل لاء ختم کر دیا گیا ہے۔ اس امر کا اعلان آج یہاں نئی کابینہ کے ارکان کے نام شاہ ایران کے سامنے پیش کرنے کے کچھ دیر بعد تہران کے فوجی گورنر نے کیا۔ ایران کے نئے وزیر اعظم مسٹر منوچہر اقبال نے کابینہ کی تشکیل کے سلسلہ میں یہ شرط پیش کی تھی۔ کہ سارے ایران سے مارشل لاء ہٹا دیا جائے۔ پچھلی جنگ کے بعد تہران میں اب تک مارشل لاء نافذ تھا۔

انڈونیشیا میں ہنگامی کابینہ کی کوششیں

جاکرتہ ۵ اپریل۔ انڈونیشی صدر ڈاکٹر سوئیکارنو آج رات سیاسی و مذہبی لیڈروں کے ایک اجتماع میں ایک ہنگامی کابینہ کی تشکیل کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ انڈونیشیا ۱۴ مارچ ۱۹۵۷ء سے کسی وزارت کے بغیر جا رہا ہے۔ جبکہ طویل صوبائی بے اطمینانی اور سیاسی بحران کے بعد ڈاکٹر علی ساسترو امیجوجو کی کابینہ مستعفی ہو گئی تھی۔ گزشتہ منگل کے روز مسٹر سویجو نے جنہیں صدر نے تشکیل وزارت کی دعوت دی تھی اپنی کوششوں کی ناکامی کا اعلان کر دیا تھا۔

مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت کے مظالم کا سلسلہ بلا روک ٹوک جاری ہے

مس مردولا سارا بائی کی طرف سے عدالتی تحقیقات کا مطالبہ

نئی دہلی ۵ اپریل۔ بھارت کی ممتاز سماجی کارکن مس مردولا سارابائی نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت ریاستی عوام پر جو مظالم ڈھا رہی ہے۔ اس میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ مظالم کا یہ سلسلہ بلا روک ٹوک جاری ہے۔ کل انہوں نے ایک بیان جاری کیا۔ جس میں مظالم کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد مطالبہ کیا ہے کہ ان مظالمانہ واقعات کی کھلی عدالتی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ بیان میں انہوں نے مزید کہا ہے کہ یہ واقعات اتنے سنگین ہیں کہ انہیں جاری رکھنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی ڈوگرہ پولیس نے وہاں لوگوں میں جس طرح خوف و ہراس پھیلا رکھا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ عورتوں کے ساتھ بھی پولیس کا سلوک نہایت درجہ قابل اعتراض ہے۔

پاکستانی صحافیوں کا وفد عراق سے کراچی واپس پہنچ گیا

کراچی ۵ اپریل۔ ہفتہ ترقیات کی تقریبات میں شرکت کے لئے پاکستانی صحافیوں کا جو وفد عراق گیا ہوا تھا۔ وہ کل بغداد سے کراچی واپس پہنچ گیا۔ ان صحافیوں کو تقریبات میں شرکت کے لئے حکومت عراق نے مدعو کیا تھا۔

نہر سویز کو کشادہ کیا جائے گا

قاہرہ ۵ اپریل۔ مصر کے محکمہ اطلاعات کے ڈائریکٹر کرنل عبدالقادر حاتم نے بتایا ہے۔ کہ حکومت نہر کو کشادہ کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ تاکہ بیک وقت دو جہاز نہر میں سے گزر سکیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

غلط فہمی

ہمیں جناب مولانا غلام رسول صاحب مہرؔ کے مضمون کے متعلق مزید لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ہم اپنا نقطۂ نظر الفضل میں کافی حد تک واضح کر چکے ہیں۔ مگر مولانا نے الاعتصام ۱۵ر مارچ ۱۹۵۷ء میں پھر ایک مضمون "قادیانی حضرات کے غور و فکر کے لئے" کے عنوان کے تحت شائع کیا ہے۔ جس میں مولانا نے بعض ایسی باتیں ہم سے منسوب کی ہیں۔ جو ہم نے نہیں کہیں۔ اس لئے صفائی ضروری ہے۔ چنانچہ مولانا فرماتے ہیں :۔

"میں نے ثابت کر دیا۔ کہ مولوی محمد جعفر مرحوم نے سید صاحب کے مکاتیب میں تحریفات کیں۔ وہ اس طرح کہ اصل عبارتیں بدل ڈالیں۔ میں نے ایک نہیں کم و بیش پانچ نسخے اکٹھے کر کے عبارتوں کا مقابلہ کیا۔ مولوی محمد جعفر کی شائع کردہ کتاب کے سوا وہ عبارتیں کہیں نہ ملیں۔ .... اب فرمایا گیا ہے۔ کہ ممکن ہے مولوی محمد جعفر کی کتاب چھپ جانے کے بعد ان لوگوں نے سید صاحبؒ کی عبارتوں میں ردّ و بدل کر لیا ہو۔ جو انگریزوں سے لڑتے رہے۔ یعنی دنیا کی ہر قیاس آرائی جائز ہے۔ اگرچہ وہ کتنی ہی بے بنیاد ہو۔ لیکن یہ گوارا نہیں کہ سید صاحبؒ کو انگریزوں کا دشمن تسلیم کیا جائے۔ آخر انگریزی حمایت کی کوئی حد بھی ہونی چاہیئے۔

کیا "الفضل" کو معلوم ہے۔ کہ مولوی محمد جعفر کی کتاب کب چھپی تھی۔ یا کب لکھی گئی تھی؟ وہ چھان بین کے بعد کوئی تاریخ متعین کر لے۔ اور مجھے بتائے۔ میں اس سے پیشتر کے مکتوبہ مکاتیب اس کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ تاکہ وہ اطمینان کر لے۔ اصل عبارتیں وہی تھیں۔ جو میں نے نقل کیں۔ اور جن میں مولوی محمد جعفر نے تبدیلی کی۔ اگر یہ صورت فیصلہ منظور نہ ہو۔ تو میں "الفضل" سے گذارش کروں گا۔ کہ وہ اپنے نئے دعوے کے ثبوت میں مولوی محمد جعفر کی کتاب کا چھپا ہوا نسخہ نہیں بلکہ مکاتیب سید شہید کا کوئی مکتوبہ نسخہ پیش کر دے۔ جس سے مولوی محمد جعفر صاحب کی عبارتیں درست ثابت ہو جائیں۔ بس معاملہ ختم ہو جائے گا۔ اس میں پیچیدگی کیا ہے"؟

ہم نے ہرگز یہ نہیں کہا۔ کہ ممکن ہے۔ کہ مولانا محمد جعفر کی کتاب چھپ جانے کے بعد ان لوگوں نے جو انگریزوں سے لڑتے رہے۔ مکتوبات میں ردّ و بدل کر لیا ہو۔ اور ہم ایسا کہہ ہی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ مولانا تھانیسری نے قید فرنگ سے آزاد ہونے کے بعد اپنی کتاب تصنیف کی تھی۔ اور اس وقت تک سرحدی مجاہدین کا ہنگامہ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ ہم نے جو کہا تھا۔ وہ یہ ہے کہ مکتوبات کے جس نسخہ یا جن نسخوں سے مولانا مہر نے مقابلہ کر کے مولانا تھانیسری پر تحریف جیسا سنگین الزام لگایا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ اس نسخے یا ان نسخوں میں اس وقت تحریف کر لی گئی ہو۔ جبکہ مجاہدین سکھوں کے مقابلے کے بعد انگریزوں سے نبرد آزما ہو رہے تھے۔ اور وہی نسخہ یا نسخے عام ہو گئے ہوں۔ اور تھانیسری صاحب کے پاس غیر محرف شدہ نسخہ ہو۔ جس سے انہوں نے مکتوبات اپنی کتاب میں نقل کئے ہیں۔

اگر مولانا موصوف ہماری اس بات کو سمجھ لیتے۔ تو انہیں ان بدگمانیوں کی ضرورت نہ پڑتی۔ جو انہوں نے اس مضمون میں ہمارے متعلق فرمائی ہیں۔ بہرحال انسان کو پڑھنے اور سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ہے۔ ہم اس میں آپ کو معذور خیال کرتے ہیں۔ اور آپ کی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ خدا ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح ہم مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری جیسے انسان پر تحریف کا الزام نہیں لگا سکتے۔

باقی رہا یہ کہ حضرت سید احمدؒ بریلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق جو تھانیسری صاحب نے فرمایا ہے۔ درست ہے یا نہیں۔ تو ہمیں پورا پورا یقین ہے۔ کہ وہ صحیح اور درست ہے۔ اور آپ کی یہ پوزیشن عین شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو بے شک شمشیر پرستوں میں تو ان کا بڑا نام ہوتا۔ مگر خدا اور رسول کے نزدیک اس کی کوئی وقعت نہ ہوتی۔ کیونکہ جیسا کہ خود آپ نے فرمایا ہے۔ "یہ بلوہ کے مترادف تھا۔ اور بلوہ شریعت اسلامیہ میں الفتنۃ اشد من القتل کے مطابق بہت بڑا جرم ہے"۔

معلوم نہیں یہ معمولی سی بات سمجھنے میں کیا مشکل ہے۔ کہ کوئی مسلمان اسلام پر عیسائیت کا غلبہ پسند نہیں کر سکتا۔ لیکن حالات کے مطابق تعاون علی البر اسلامی شریعت کا مسئلہ ہے۔ اس کی پابندی سے یہ لازم نہیں آتا ہے۔ کہ کسی کی خوشامد کی گئی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ ہم سید صاحب کو مجدد وقت مانتے ہیں۔ اور خواہ مغلوں کے بعد انگریزی راج کو ہم کتنا بھی اسلام اور مسلمانوں کے لئے ذلت خیال کریں۔ ہم یہ الزام آپ پر ہرگز پسند نہیں کرتے۔ کہ آپ شریعت اسلام سے واقف نہیں تھے۔ اور محض کسی قوم کی نفرت کی وجہ سے مسلمانوں کو شعلوں میں جھونک دینا ان کی شانِ قیادت کے مطابق تھا۔ مولانا مہر صاحب کی ذاتی مثال دینے سے ہماری غرض خدا جانتا ہے۔ آپ پر طعن و تعریض کی نہیں تھی۔ ہم نے صرف دو نظریوں میں فرق بتانے کے لئے ایسا کیا تھا۔ ایک نظریہ منچلے سپاہی کا ہے۔ جو بہرحال لڑ کر جان دے دینا نہایت قابل افتخار سمجھتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے ہی دنیا میں قربانی کی روح کو زندہ رکھا ہے۔ صداقت کے لئے جان قربان کر دینا شہادت کا حکم رکھتا ہے۔ دوسرا نقطۂ نظر ایک جرنیل کا نقطۂ نظر ہے۔ جس نے تمام قوم کے فائدہ کے پیش نظر لڑائی لڑنا ہوتا ہے۔ اگر کوئی جرنیل غلطی سے اپنی فوج کو ناحق ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ تو ہلاک ہونے والوں کے لئے تو شاید یہ جرأت قربانی کا حکم رکھتی ہے۔ لیکن ایسا جرنیل ضرور سخت سے سخت سزا کا مستوجب ہے۔

حضرت سید احمدؒ علیہ الرحمۃ بھی خدا تعالیٰ کے جرنیل تھے۔ اور آپ پر یہ بڑا الزام ہوگا۔ کہ آپ حالات کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے تھے۔ مگر آپ نے خوب اندازہ لگایا۔ اور جہاں کارگر ہو سکتی تھی۔ وہاں ضرب لگائی۔ اور ایسی لگائی۔ کہ چند ہی سالوں کے بعد اس خطہ کے مسلمان بھی جن کو سکھوں نے عذاب میں ڈال رکھا تھا۔ آزاد ہو گئے۔

باقی مولانا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جن خیالات کا اعادہ اس مضمون میں بھی کیا ہے۔ وہ سراسر غلط فہمیوں پر مبنی ہیں۔ آپ نے ہرگز انگریز کی خوشامد نہیں کی۔ آپ نے وہی کیا۔ جو شریعت اسلامیہ کے مطابق جائز تھا۔ کسی کو سمجھ آئے یا نہ آئے۔ آپ کی تصانیف کا غور سے مطالعہ کرنے والا سمجھ سکتا ہے۔ کہ آپ نے جو کچھ کیا۔ غلبۂ اسلام کے لئے کیا۔ اور دنیا کو عیسائیت کے چنگل سے نکال کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں میں داخل کرنے کے لئے کیا۔ یہ کوئی مصلحت نہیں تھی۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کے مطابق بہترین فیصلہ تھا۔ اور زمانے نے دکھا دیا ہے۔ کہ آپ کا فیصلہ ہی صحیح فیصلہ تھا۔ عیسائیت مٹ رہی ہے۔ اور اسلام پھیل رہا ہے۔

کتنی حیرت ہے کہ مولانا آپ پر سنگین سے سنگین الزام لگاتے ہیں۔ باوجودیکہ آپ نے اسی مضمون میں اعتراف کیا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا مطالعہ نہیں کیا۔

چندہ جلسہ سالانہ

اس سال سالانہ جلسہ سے پہلے چندہ جلسہ سالانہ کی آمد میں پچھلے سالوں کی نسبت نمایاں طور پر ازدیاد ہوئی تھی۔ لیکن جلسہ کے بعد اس چندہ کی آمد میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس سال جنوری فروری اور مارچ کی آمد پچھلے سال کے انہی تین مہینوں کی آمد سے بقدر چار ہزار روپے کم ہے۔ اس سال مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے جلسہ سالانہ کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن چونکہ آمد میں بھی بیشی تھی۔ اس لئے امید تھی۔ کہ سال کے آخر تک اتنی آمد ہو جائے گی۔ جس سے تمام خرچ پورا ہو جائے۔ جلسہ کے بعد اس چندہ کی آمد میں جو کمی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے اس وقت تک کی کل آمد جو بے شک سابقہ سالوں سے زیادہ ہے۔ لیکن اخراجات کے مقابلہ میں صرف دو تہائی کے قریب ہے۔ لہٰذا میں ان تمام جماعتوں سے جو ابھی اس چندہ کا بجٹ پورا نہیں کر سکیں۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان چند دنوں میں جو صدر انجمن کے موجودہ مالی سال میں باقی ہیں۔ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور وصول شدہ رقم ۳۰ر اپریل سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیں۔ ہر جماعت کو اس کے بجٹ بقایا اور اس وقت تک کی وصولی کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

18

خدا کے سامنے انسان کی حیثیت اور اس کا فرض

ہالینڈ میں منعقدہ ایک سہ روزہ کانفرنس کی مختصر روئداد

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ ہالینڈ

ماہ فروری کی ابتدائی تاریخوں میں ہالینڈ میں ایک سہ روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں یہ موضوع زیر بحث آیا۔ کہ "یہ دنیا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔ اور وہی اس کا حقیقی مالک ہے۔ اور اس واضح حقیقت کی موجودگی میں جو شخص کسی رنگ میں خدا تعالیٰ کو مغلوب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی کوشش محض ایک سعی لاحاصل ہے جس سے مجتنب رہنا ہی دانشمندی اور نیکی ہے"...... کانفرنس کے پروگرام کی ترتیب دہی میں اس خیال کو تقویت دینے کی کوشش کی گئی۔ کہ انسان جاہ و اقتدار اور بالادستی کے جذبات کی بجائے اپنے اندر بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ پیدا کرے۔ اور اپنی مرضی دوسروں پر جبراً ٹھونسنے کی بجائے خدا کی مرضی دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرے۔

بندہ کو جب اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت ملی۔ تو اس کے نیک مقصد کے پیش نظر بندہ نے فوراً اسے قبول کر لیا اور پھر اس میں شرکت بڑی حد تک بہت سے فوائد کی حامل ہوئی۔ اس کانفرنس کی ابتداء ۱۹۵۱ء میں ہوئی تھی اس کے اجلاس گاہے گاہے ہوتے رہتے ہیں۔ کانفرنس کے منتظمین کسی خاص عیسائی فرقہ سے متعلق نہیں۔ بلکہ اپنے خیالات کے لحاظ سے ایک آزاد گروہ ہے۔ اس کانفرنس کے لئے مدعوین کی تعداد بہت محدود ہوتی ہے۔ ملک کے مختلف طبقوں کے لوگ مدعو کئے جاتے ہیں۔ بلکہ مختلف مذاہب کے بھی۔ چنانچہ اس کانفرنس کے موقعہ پر بدھ اور ہندو خیالات کے حامی بھی تھے۔ یہودی بھی تھے۔ اور یہاں کے مخصوص صوفی خیالات کے حامی بھی تھے۔ اور یہ [illegible] کی طرف سے شامل ہوئے۔ زیادہ تعداد آزاد خیال عیسائیوں کی تھی۔ اور ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو آزاد خیالی میں لامذہبیت اور دہریت کی حد تک بھی پہنچے ہوئے تھے۔ مگر بہرحال ایک دوسرے سے قریب ہونے کا جذبہ قریباً سب میں نظر آرہا تھا۔ جس کی وجہ سے ساری فضا ہی کچھ عجیب کیفیت کی حامل تھی۔

ایک توقع اس کانفرنس میں شامل ہونے والے اصحاب سے یہ رکھی جاتی ہے۔ کہ وہ ان دوران میں اپنی عام گفتگو اور تبادلہ خیالات میں پارٹی بازی یا اپنے عقائد کی براہ راست تبلیغ کا کوئی رنگ اختیار نہ کریں۔ بلکہ ان کا واحد مقصد کانفرنس کے مقصد کو تقویت دینا ہو۔ ہاں فلسفیانہ رنگ میں اور علمی نقطہ نگاہ سے کسی اصول کو زیر بحث لانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ اس غرض کے حصول کے لئے تقاریر کے مضمون اور مقررین کے انتخاب میں خاص طور پر احتیاط برتی جاتی ہے۔ اکثر مقررین غیر ملکوں کے مشہور پروفیسر یا فلاسفر ہوتے ہیں۔ جو اپنے نظریات کو علمی نقطہ نگاہ سے اور فلسفیانہ طریق پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں چنانچہ اس دفعہ کانفرنس میں ۵ تقاریر ہوئیں جن کے عنوانات یہ تھے۔

(۱) ابن آدم اور ابن آدم

(۲) ہندو فلسفہ (معلوم ہوتا ہے۔ منتظمین کانفرنس کے نزدیک فلسفہ مذہب سے کوئی الگ چیز ہے)

(۳) وجود اور عدم

(۴) بین الاقوامی صنعتی امداد مذہبی نقطۂ نظر سے

(۵) نوجوانوں کا جدید نظریہ حیات

ان تقاریر کے لئے دو پروفیسر اور ایک پادری لندن سے آئے تھے۔ اور دو پروفیسر جرمنی سے۔ کانفرنس کے پروگرام کی ترتیب مختصراً یہ تھی۔ کہ صبح اور دوپہر کو ایک ایک لیکچر ہو جاتا تھا۔ اور شام کو لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر ان تقاریر سے پیدا ہونے والے بعض مسائل پر تبادلۂ خیالات کرتے۔ ہر تقریر کے بعد ریفرشمنٹ کا انتظام تھا۔ جس میں ہر شخص آزادی سے ایک دوسرے سے ملتا۔ اور تبادلۂ خیالات کر سکتا تھا۔ بہرحال بحیثیت مجموعی یہ ایک ایسا موقعہ تھا اور ایسا منظر تھا۔ جو یورپ کی مادی دنیا میں بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اور پھر خصوصاً اس کانفرنس کے لئے جس ماحول اور جس جگہ کا انتخاب کیا گیا تھا۔ وہ اس کی دلچسپی کو اور بھی بڑھا رہا تھا۔

وہ جگہ جہاں یہ کانفرنس منعقد کی جاتی ہے بہت خوبصورت اور دلکش ہے، شاہی پارک ہے جس کا دائرہ غالباً میلوں تک وسیع ہے۔ اس کے درمیان گھنے درختوں کے اندر پندرھویں صدی کا ایک پرانا قلعہ ہے جس میں یہ کانفرنس تین روز کے لئے جاری رہتی ہے۔ قلعہ کا گرد و پیش پانی سے چاروں طرف گھرا ہوا ہے۔ جس کے گرد گھنے درختوں کا وسیع ماحول ہے قلعہ کے اندر بجلی کے قمقموں کی بجائے موم بتی کی سادہ روشنی استعمال ہوتی ہے۔ اور باہر پارک کے بچے ہوئے راستوں پر مٹی کے تیل کے لیمپ رات کے وقت عجیب سماں پیدا کرتے ہیں۔ انسان جب اس جگہ پہنچتا ہے۔ تو اپنے آپ کو یوں محسوس کرتا ہے۔ کہ گویا وہ موجودہ دنیا اور اس کے ترقی کے سامانوں سے بالکل الگ ہو کر آج سے سینکڑوں سال پہلے کی دنیا میں چلا گیا ہے۔ اس کانفرنس کے لئے یہ ماحول گویا خاموش طور پر اس امر کی ایک تحریک ہوتا ہے۔ کہ ہم موجودہ دنیا کی دلفریبیوں کے سامانوں میں الجھنے کی بجائے اگر خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اس کی مرضی کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔ تو یہی سرخروئی اور تسکین کا واحد طریق ہے

اس جگہ کا نام Het Oude Loo ہے

ذوق و شوق

مومن آں نیست کہ دعوائے کلامے دارد
مومن آن است کہ کالائے نظامے دارد

وا دریغا کہ بخود زحمتِ کارے نہ دہی
ورنہ دارائے جہاں رحمتِ عامے دارد

جلوتے کو کہ دہد کیف و سرور و مستی
خلوتے کو کہ تب و تابِ دوامے دارد

کو جمالے کہ کند شورشِ محشر برپا
کو جمالے کہ مداوائے ظلامے دارد

ہر زماں تشنہ لباں بادۂ صافی گیرند
ہر زماں پیرِ مغاں گردشِ جامے دارد

گاہ باشد کہ دلم ذوقِ سجودے جوید
گاہ باشد کہ تمنائے قیامے دارد

ہوشمندانِ جہاں گردِ مبشّر گردند
تو چہ دانی کہ جنونش چہ مقامے دارد

[illegible]

اور کانفرنس بھی اسی نام سے موسوم ہے۔ یہ شاہی پارک شہزادی ولہیلمینا کے محل کے ساتھ ملحق ہے اور شاہی خاندان کے افراد کی سیر و تفریح کے لئے ہی دراصل مخصوص ہے۔ مگر کانفرنس کے ایام میں یہ پارک مہمانوں کے لئے بھی کھلی ہوتی ہے اور وہ آزادی سے اس میں پھر سکتے ہیں۔ شہزادی ولہیلمینا جن کی پارک کے ایک حصہ میں یہ کانفرنس ہوتی ہے۔ خود بھی اس تحریک میں کافی دلچسپی لیتی رہی ہیں۔ بلکہ کچھ عرصہ تک اس میں شمولیت بھی فرماتی رہیں۔ مگر بعد میں بعض ملکی مصالح کے پیش نظر ان کی شمولیت اور شرکت جاری نہ رہ سکی تاہم شاہی پارک اور یہ شاہی قلعہ اب بھی اسی کانفرنس کے لئے وقف ہے۔ بلکہ مہمانوں کی ابتدائی ریسپشن کے لئے محل کا ہی ایک حصہ استعمال میں آتا ہے۔ یہ محل Appeldoorn شہر میں ہے۔ جو ہیگ سے کوئی پونے دو گھنٹے ٹرین کے فاصلہ پر واقع ہے۔

جیسا کہ بندہ نے قبل ازیں عرض کیا ہے۔ کہ کانفرنس کا یہ موقعہ لوگوں سے ملنے ملانے اور ان سے تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے بہت مفید رہا ہے۔ ذیل میں چند ایک زیر تذکرہ امور قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش ہیں۔ ایک مقرر نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ "ہمیں اپنا مقصود حاصل کرنے کے لئے خود کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کے لئے خود قربانی کرنی چاہیئے۔ غیر کا کیا ہوا کام یا اس کی کوشش ہمارے لئے کافی نہیں"۔ بندہ نے اس کے متعلق مقرر کے نظریہ کو سراہتے ہوئے اس رنگ میں اظہار کیا۔ کہ یہ اصول بظاہر صحیح اور قابل قبول نظر آتا ہے۔ مگر یہ بات بعض ان لوگوں کے عقیدہ سے ٹکرا جائیگی جو مسیح کی قربانی کو اپنی نجات کا واحد ذریعہ تصور کئے ہوئے ہیں۔ اس کا کوئی حل تلاش کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مقرر نے کہا، کہ دراصل تو یہی حقیقت ہے کہ انسان کو اپنے لئے خود قربانی کی ضرورت ہے۔ سو اس مسیح کی قربانی کو ذریعہ نجات بنانا درست نہیں۔ مسیح نے تو ہمارے لئے صرف قربانی کا نمونہ دیا ہے۔ آگے اس پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس پر خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اگر بات [illegible] تو [illegible] خیر، مگر میرا خیال ہے۔ عوام [illegible] آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ میرے اس [illegible] پر ایک اور عورت بول پڑی۔ [illegible] کہتی۔ کہ مسیح کی قربانی سے ہمارے [illegible] معاف ہوں گے۔ اس خیال پر اکثر حاضرین نے تعجب محسوس کیا۔ مگر خیر [illegible] ختم ہو گئی۔

اسی مقرر نے اپنی تقریر میں قربانی کے ساتھ فناء کا ذکر بھی کیا تھا۔ مگر بعد کی کیفیات کو اس نے ادھورا اور نامکمل چھوڑ دیا۔ چنانچہ بندہ نے مناسب خیال کیا۔ کہ اس موقعہ پر حاضرین کی دلچسپی کے لئے فناء۔ بقاء اور لقاء کی اسلامی اصطلاحوں کو کسی قدر بیان کر دیا جائے۔ چنانچہ بندہ نے عرض کیا۔ کہ بعض مذاہب صرف "نجات" تک ہی اپنا مقصود تصور کرکے بقیہ تمام تر کوششیں ترک کر دیتے ہیں۔ حالانکہ "نجات" تو ایک درمیانی منزل کے مترادف ہے۔ اس کے بعد لقاء کی بلند منزلیں اور روحانی قرب کی مسرتیں شروع ہوتی ہیں۔ جن کو نظر انداز کر دینا درست نہیں۔ .... اس کے بعد بندہ نے ایک موقعہ پر اسی مجلس میں "من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ" کی تفسیر بھی اپنی سمجھ کے مطابق بیان کی۔ جسے سامعین نے پسند کیا۔ ایک دوسرے موقعہ پر ایک اور مقرر نے جو لنڈن سے آئے تھے۔ اور فلاسفی کے پروفیسر تھے۔ اپنی تقریر میں یہ کہا۔ کہ سب سے اچھا مذہب عیسائیت ہے۔ اور سب سے اچھا فلسفہ بدھ ازم ہے۔ میں نے اس پر فاضل مقرر سے یہ سوال کیا۔ کہ میرے نزدیک حقیقی فلسفہ کا مذہب سے کوئی الگ وجود نہیں۔ بلکہ مذہب کے اندر ہی شامل ہے۔ اور میرے نزدیک کامل مذہب وہی ہے۔ جو روح و نفس اور زندگی کے تمام فلسفوں پر بھی حاوی ہو۔ اگر فاضل مقرر فلسفہ کا کوئی ایسا دائرہ معین کر سکیں۔ جہاں مذہب کو کوئی دخل نہ ہو۔ تو بڑی نوازش ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد مقرر صاحب دیر تک اپنے فلسفیانہ انداز میں اظہار خیالات فرماتے رہے۔ اور مذہب و فلسفہ کے الگ الگ دائرے بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر بات کسی خاص نتیجہ پر نہ پہنچ سکی۔ بلکہ اور زیادہ الجھ کر رہ گئی۔

درخواست دعاء

برادرم خواجہ ظفر احمد صاحب اور خواجہ فضل احمد صاحب علی الترتیب ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) اور ایف۔ ایس سی (میڈیکل) کا امتحان دے رہے ہیں۔ جو اس ماہ کی چھ تاریخ سے شروع ہو رہا ہے۔ [illegible] سے [illegible] کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ بشیر احمد اختر [illegible] صاحب [illegible] ربوہ۔

فہرست رقوم فدیہ رمضان

فدیہ ادا کرنے والے دوست جلد توجہ فرمائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر حفاظت مرکز)

ذیل میں ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو اس وقت تک فدیہ رمضان کے حساب میں دفتر ہذا میں وصول ہوئی ہیں۔ جو مزید دوست فدیہ رمضان کے حساب میں دفتر حفاظت مرکز کو رقوم ادا کرنی چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی رقوم بلا توقف میرے دفتر میں بھجوا دیں۔ تاکہ وہ وقت پر غریب اور مستحق درویشوں اور ان کے عزیزوں کے کام آسکیں۔ اس وقت بعض درویش جو بے کار ہیں، بڑی تنگی میں وقت گزار رہے ہیں۔ اور ان کی خدمت کے لئے فدیہ کی رقوم کا جلد تر ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ ویسے بھی فدیہ کی رقوم کا شروع رمضان میں ادا کرنا افضل ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ یا آئندہ لیں گے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

(خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ہند ربوہ)

نمبر	نام	رقم
(۱)	اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۲۵—۰—۰
(۲)	امۃ الحمید بیگم صاحبہ زوجہ فتح محمد خان صاحب بذریعہ قریشی عبد الغنی صاحب ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۱۰—۰—۰
(۳)	غلام محمد صاحب گھڑی ساز حافظ آباد بذریعہ سلطان احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۱۵—۰—۰
(۴)	مرزا برکت علی صاحب پشاور و اہلیہ صاحبہ مرزا صاحب بذریعہ دفتر امانت ربوہ (فدیہ رمضان)	۴۰—۰—۰
(۵)	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۳۵—۰—۰
(۶)	سیدہ خاتون صاحبہ بذریعہ ڈاکٹر عطا محمود احمد صاحب سرگودھا "	۲۰—۰—۰
(۷)	امۃ اللطیف صاحبہ دختر شیخ مختار نبی صاحب گوجرانوالہ (فدیہ رمضان)	۲۵—۰—۰
(۸)	اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۲۵—۰—۰
(۹)	خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۳۵—۰—۰
(۱۰)	سید سردار حسین شاہ صاحب ربوہ (فدیہ رمضان)	۲۰—۰—۰
(۱۱)	اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان)	۱۵—۰—۰
(۱۲)	شیخ محمد نصیب صاحب نقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ (فدیہ رمضان)	۱۵—۰—۰

خدمت خلق کی قابل تعریف مثال

مورخہ ۲؍اپریل ۵۷ء قریباً ۱۱ بجے کوٹ امیر شاہ کا ایک لڑکا عمر ۱۱ سال دریائے چناب میں گر گیا۔ اور پانی میں غوطے کھانے لگا۔ آس پاس بہت سے لوگ یہ دردناک نظارہ دیکھ رہے تھے مگر کسی نے جرأت نہ کی کہ اسے بچائے۔ اتفاقاً میاں سعید احمد صاحب احمدی طالب علم جامعہ احمدیہ ادھر آنکلے۔ انہوں نے جھٹ کپڑے اتار کر دریا میں چھلانگ لگا دی۔ لڑکا بے ہوش ہو چکا تھا۔ وہ بہت کوشش اور محنت کر کے اسے کنارے پر لائے۔ اس کے پیٹ میں سے پانی نکالا۔ اور اس کے تنفس کو جاری کرنے کی کوشش کی۔ الحمد للہ کہ وہ لڑکا سانس لینے لگ گیا۔ اور جلدی ہوش میں آ گیا۔ بعد اس کو گھر بھجوا دیا گیا۔ مکرمی سعید احمد صاحب کا یہ جذبہ خدمت خلق قابل تعریف ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار حبیب اللہ قریشی کارکن نظارت اصلاح و ارشاد

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

19

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر

اور

اس پر مخالفین کا استہزاء

مکرم جناب شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لاہور

اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آ رہی ہے کہ جب کبھی اس کے پاک بندے انسانیت کی ہدایت کا سامان لے کر دنیا میں آتے ہیں۔ اور زندگی بخش تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو مخالفت، طعن و تشنیع اور استہزاء کا ایک بازار گرم ہو جاتا ہے۔ اور خدائی آواز کو دبانے اور اس کا اثر کم کرنے کی کوششیں شروع ہو جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ اور مخالفین نے آپ پر طعن و تشنیع کرنے اور استہزاء کے تیر برسانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور اپنے عمل سے قرآن کریم کی اس آیت کی صداقت ظاہر کر دی یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن

حال ہی میں ہفت روزہ ایشیا لاہور کے ایک مضمون نگار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شاعری پر اعتراض کرتے ہوئے حضور کے اس مصرع کو بھی ہدف استہزاء بنایا ہے کہ ؎

اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

"ایشیا" کے مضمون نگار پر موقوف نہیں۔ پہلے بھی کئی اصحاب اسی قسم کی تحریریں شائع کر کے یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ ان کے دلوں سے خدا کا خوف بالکل اٹھ چکا ہے۔ اور وہ خدائی نشانات کو بھی تمسخر اور استہزاء کی نظر سے دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔

یہ مصرع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس نظم سے تعلق رکھتا ہے اسے پڑھ کر ایک درد مند انسان بے اختیار تڑپ اٹھتا ہے۔ اور اس پر انتہائی سوز و گداز اور رقت کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اس نظم میں حضور نے آئندہ آنے والے ہولناک عذابوں اور قیامت خیز جنگوں کا واضح نظارہ کھینچ کر اہل دنیا کو بتایا ہے کہ ان کی بداعمالیوں کے نتیجے میں خدا کا عذاب ان پر بھڑکنے والا ہے۔ اور ان کی نجات کی اب یہی راہ ہے کہ وہ اپنی بداعمالیوں کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی کے خواستگار ہوں۔ لیکن افسوس کہ مخالفین خدا کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کرنے اور آستانہ الوہیت پر عاجزی سے اپنے سر جھکانے کی بجائے استہزاء میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ذیل میں اس نظم کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس درد مندی سے اہل دنیا کو آئندہ آنے والے عذابوں سے خبردار کیا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے اندر خشوع و خضوع، عاجزی فروتنی اور استغفار کی عادت پیدا کریں نہ یہ کہ الٹا تمسخر اور استہزاء سے کام لے کر خدا کی ناراضگی مول لینے کا باعث بنیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔ ؎

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یکبیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارو مدار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار
یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

کاش تمسخر اور استہزاء کرنے والے اصحاب ان قیامت خیز زلزلوں اور خونی جنگوں کا ہلکا سا تصور بھی اپنے ذہنوں میں لاتے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق وقوع پذیر ہوئیں اور اس تباہی و بربادی کا نقشہ اپنے دلوں میں کھینچتے جو بنی نوع انسان پر ان زلزلوں اور جنگوں کی وجہ سے نازل ہوئی تو وہ کبھی تمسخر آمیز کلمات اپنی زبانوں سے نہ نکالتے۔ لیکن اس کے لئے اولین شرط خدا کا خوف دل میں پیدا ہونا ہے۔ اگر خدا کا خوف ہی دلوں سے اٹھ جائے تو پھر زبانیں جس قسم کے کلمات منہ سے نکالیں اور قلم جس قسم کے فقرات زیب قرطاس کریں کوئی تعجب نہیں

اشعار مندرجہ بالا کو ایک بار پھر از اول تا آخر غور سے پڑھئے اور اپنے دل میں فیصلہ کیجئے کہ کیا اس پیشگوئی کا حرف حرف پورا نہیں ہو چکا؟ کیا ایسے قیامت خیز زلزلے نہیں آئے جن سے زمین زیر و زبر ہو گئی؟ کیا ان زلزلوں کی دہشت کی وجہ سے لوگوں کے ہوش و حواس گم نہیں ہو گئے؟ کیا خوفناک اور ہلاکت خیز جنگوں کے باعث زمین پر خون کی ندیاں نہیں چلیں؟ کیا دار کا حال زار ہونے میں کوئی کسر باقی رہ گئی؟ کیا ہوائی جہازوں نے آسمان کی بلندیوں سے زمین پر حملے کر کے آسمانی کٹار کا کام نہیں دیا؟ اور کیا خدا کی قہری تجلی اپنی پوری چمک کے ساتھ دنیا کے لوگوں پر ظاہر نہیں ہوئی؟ اگر یہ سب باتیں ایک ایک کر کے روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں۔ تو پھر کس قدر شقی القلب ہیں۔ وہ لوگ جو ان پیشگوئیوں پر تمسخر و استہزاء کرنے سے نہیں چوکتے اور اس کے نتیجہ میں خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد بنتے ہیں۔

"اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار" ہی کی پیشگوئی کو لے لیجئے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے اور اس قسم کی سینکڑوں مثالیں موجود نہیں ہیں۔ کہ خوفناک زلزلوں کے وقت دہشت اور خوف کے باعث لوگوں کو اپنے تن بدن کا ہوش بھی نہ رہا؟ ذیل میں اسی قبیل کا ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔ جو کسی غیر معروف شخص نے نہیں بلکہ احمدیت کے ایک بہت بڑے مخالف، مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب نے اپنی خود نوشت سوانح عمری میں لکھا ہے۔ چوہدری افضل حق صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ سن ۱۹۰۵ء کے واقعات ہیں۔ اسی سن میں صبح کے وقت کانگڑہ کا قیامت خیز زلزلہ آیا جس نے پنجاب بھر کو خواب غفلت سے بیدار کر دیا۔ کچھ عرصہ تو سب نے سمجھا کہ قیامت آ گئی۔ مائیں بچوں کو گھروں میں چھوڑ کر جان بچانے کھلی جگہ کی طرف بھاگیں تاکہ عمارتوں میں دب کر نہ رہ جائیں نفسا نفسی کا وہ عالم تھا کہ بجز اپنی ذات کے کسی کو کسی کا خیال نہ رہا پہلے ہی جھٹکے اس بلا کے تھے کہ کوئی شخص چارپائی پر نہ لیٹا رہا۔ مجھے گھبراہٹ میں والدہ کی آواز سنائی دی کہ چوک میں چلے جاؤ۔ میں اور میرا بڑا بھائی فضل حق مرحوم دونوں سر پر پاؤں رکھ کر گلی کے چوک کی طرف بھاگے۔ ہمارے پہنچتے پہنچتے وہاں اچھا خاصا ہجوم ہو چکا تھا سب کے چہروں پر ہوائیاں چھوٹ رہی تھیں سب خدا کا رحم مانگتے تھے۔ ناگاہ محلہ کی مسجد کا ملاں بھاگا بھاگا آیا اس نے آتے ہی اذان کہنا شروع کر دی۔ پھر کیا تھا۔ خورد و کلاں بزرگ کانوں میں انگلیاں دے کر اذانیں دیتے تھے اور خوف سے ادھر ادھر دوڑتے تھے۔ کسی کو زندگی کا یقین نہ تھا۔ ان میں ایک مادر زاد برہنہ حسین عورت باحال پریشان کانوں میں انگلیاں دے کر "دے لوکو اللہ اکبر دے لوکو اللہ اکبر" کہتی سراسیمہ ہو کر ادھر ادھر بھاگتی پھرتی تھی۔ برہنگی کی طرف تو میں اب اشارہ کر رہا ہوں۔ اس پریشانی میں کسی کو کچھ ہوش نہ تھا۔ ننگے اور لباس والے برابر تھے۔ چند منٹ بعد لوگوں نے محسوس کیا کہ جھٹکے بند ہو گئے۔ تب جان میں جان اور دماغ میں عقل آئی۔ مردوں نے تعجب سے برہنہ بی بی کو دیکھا۔ عورت کو اچانک اپنی برہنگی کا احساس ہوا۔ وہ ہائے ہائے ہائے کہتی پس و پیش ہاتھ رکھ کر بھاگی۔ شریروں کی آنکھیں چمک اٹھیں لیکن خدا کا غضب قریب سمجھ کر نظریں جھکا لیں"

(میرا افسانہ از چوہدری افضل حق صفحہ ۶۰۵)

اس واقعہ کو پڑھئے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ مصرع کو ذہن میں لائیے

حصہ آمد کے موصی اصحاب توجہ فرمائیں

بجٹ فارم آمد کا پُر کرنا کیوں ضروری ہے؟

گذشتہ چند مہینوں میں متعدد مرتبہ بذریعہ اعلانات اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ حصہ آمد کے موصی اصحاب کے حسابات کی درستگی اور تکمیل کا انحصار ان کی طرف سے بجٹ فارم آمد پُر ہو کر آنے پر ہے۔ یعنی جب تک بجٹ فارم آمد ان کی طرف سے پُر ہو کر نہ آئیں اور وہ یہ نہ بتائیں کہ گذشتہ سال ان کی آمدنی کتنی تھی اس وقت تک دفتر کوئی حساب نہیں کر سکتا کہ گذشتہ سال انہوں نے اپنی حصہ آمد کی رقم وصیت کے مطابق ادا کر دی ہے یا نہیں۔ فرض کریں کہ حصہ آمد کے ایک موصی کی ماہوار آمدنی مئی ۱۹۵۵ء سے اپریل ۱۹۵۶ء تک ایک سو روپیہ ماہوار یعنی بارہ سو روپیہ سالانہ تھی (جس کا دفتر کو کوئی علم نہیں ہے) اور موصی نے اس سال اپنی اس آمدنی کا وصیت کے مطابق پورا حصہ بھی ادا کر دیا ہے مگر جب دفتر سے بجٹ فارم آمد اسے بھیجا جاتا ہے اور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی سالانہ آمد بتائے اور وہ اس فارم کو پُر کر کے واپس نہیں کرتا تو دفتر کو کس طرح معلوم ہو کہ اس نے اپنی آمد کا پورا حصہ اپنی وصیت کے مطابق ادا کر دیا ہے یا اس کی طرف بقایا ہے یا دفتر کی طرف اس کا فاضلہ ہے۔ حسابی نقطہ نگاہ سے دفتر کو یہ تسلی تو صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ وہ بجٹ فارم پُر کر کے واپس کر دے۔ اور لکھ دے کہ میری آمدنی مئی ۱۹۵۵ء سے اپریل ۱۹۵۶ء تک سو روپیہ ماہوار کے حساب سے بارہ سو روپیہ سالانہ تھی تب دفتر دیکھے گا کہ اگر اس کی وصیت آمد کے دسویں حصہ کی ہے تو کیا اس نے ایک سو بیس روپے ادا کر دیئے ہیں۔ اور اگر وصیت نویں حصہ کی ہے تو کیا اس نے ۱۳۳/۵ روپے ادا کر دیئے ہیں اور اگر وصیت آٹھویں حصے کی ہے تو کیا ڈیڑھ سو روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

اس وقت ایک کثیر تعداد حصہ آمد کے موصی اصحاب کی ایسی ہے جن کی سالانہ آمدنیاں ہمیں معلوم نہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کی طرف سے رقوم داخل خزانہ ہو کر ہمارے کھاتوں میں آ چکی ہیں مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کا حساب ان کی وصیت کے مطابق صاف ہے یا وہ بقایادار ہیں یا دفتر پر ان کا فاضلہ ہے کیونکہ انہوں نے بجٹ فارم پُر کر کے واپس نہیں کئے اور اپنی سالانہ آمدنی نہیں بتائی۔ حالانکہ ان کو بجٹ فارم نہ صرف براہ راست ہی بھیجے گئے بلکہ کافی انتظار کے بعد مقامی عہدیداروں کی معرفت بھی ارسال کئے گئے اور اس کے علاوہ خط و کتابت سے بھی تقاضا کیا جاتا رہا۔ مگر وہ خاموش ہیں۔ اور کوئی جواب نہیں دیتے۔ ایسے اصحاب سے گذارش ہے کہ جب انہوں نے جذبۂ اخلاص کے ساتھ وصیت کی ہے تو پھر اسی جذبۂ اخلاص کے ساتھ اپنی وصیت کو پورا کرنے کے لئے نظام سلسلہ کی طرف سے جو مطالبات ہوں ان کا بھی جواب دینا چاہیئے اور یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ قواعد منظور شدہ کی رو سے صرف وہی موصی بقایادار نہیں ہے جو اپنا حصہ آمد چھ ماہ تک ادا نہیں کرتا بلکہ وہ موصی بھی بقایادار ہی سمجھا جاتا ہے جو اپنا بجٹ فارم پُر کر کے واپس نہیں کرتا اور اس کی وصیت بھی منسوخ ہو سکتی ہے۔ بلکہ اگر کوئی خاص وجہ نہ ہو تو قاعدہ کی رو سے منسوخ ہو جانی چاہیئے۔ یہ قاعدہ کا مفہوم ہے سب کہ [illegible]۔

حصہ آمد کے موصی اصحاب سے ان کی اصل سالانہ آمدنی معلوم کرنے کے لئے دفتر سے صرف دو مرتبہ لکھا جانا کافی ہے۔ پہلی مرتبہ بذریعہ عام ڈاک بجٹ فارم بھیجے جائیں۔ ایک ماہ تک جواب نہ آئے تو دوسری مرتبہ یہ فارم بذریعہ رجسٹری بھیجے جائیں۔ پھر بھی ایک ماہ تک جواب نہ آئے تو ان کا معاملہ مجلس کارپرداز میں پیش کیا جائے۔ اور مجلس کارپرداز مناسب سمجھے تو مزید کارروائی کے لئے دفتر کو ہدایت دے اور مناسب سمجھے تو اسے بقایادار قرار دے کر وصیت منسوخ کر دے۔ اب اسے دفتر کی فرض شناسی یا بے جا رعایت اور غفلت سمجھئے کہ وہ ایسے اصحاب کو مہلت اور ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے اور دو مرتبہ بجٹ فارم بھیج کر قاعدہ کے خلاف پھر چٹھیوں کے ذریعہ براہ راست اور مقامی عہدہ داران کے توسط سے یاددہانیوں کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔ ورنہ حق یہ ہے کہ ایسے موصیوں کا معاملہ منسوخی وصیت کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دینا چاہیئے۔

غیر تعلیم یافتہ اصحاب کی طرف سے تساہل ایک حد تک نظر انداز کیا جا سکتا ہے لیکن زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ بعض اہم اور شہری جماعتوں کے تعلیم یافتہ اور ذمہ دار عہدہ دار بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اور وہ بھی کئی کئی سال اپنی آمدنیاں نہیں بتاتے۔ گو کم و بیش چندہ بھیجتے رہتے ہیں۔ لیکن جب انتخاب کا وقت آتا ہے۔ اور ان کو حسب قواعد بقایادار تصور کر کے ان کے انتخاب پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ تو پھر ان کو شکایت پیدا ہوتی ہے اور وہ دفتر پر رنج و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر یہ رنج اور غصہ ناحق ہوتا ہے کیونکہ دفتر قواعد مقررہ کے مطابق یہ کارروائی کرنے کا مجاز اور مستحق ہوتا ہے اور وہ قواعد جن کی رو سے وہ زیر اعتراض ہوتے ہیں وہ ان کے اپنے یا ان کے نمائندوں کے ہی بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔

پس اس مفصل اعلان کے ذریعہ حصہ آمد کے موصی اصحاب سے گذارش ہے کہ جن کے پاس بجٹ فارم پہنچ چکے ہیں یا آئندہ پہنچیں مہربانی فرما کر وہ اس پر اپنی سالانہ آمدنی لکھ کر پندرہ بیس دن یا زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک واپس کر دیں اور یاددہانیوں کا انتظار نہ کریں۔ یہ کوئی خوبی کی بات نہیں ہے کہ بار بار مختلف ذرائع سے یاددہانیوں اور رجسٹریوں پر سلسلہ کا مال اور کارکنان کا وقت صرف ہو۔ بیدار آدمی کو پہلی ہی آواز پر جواب دینا واجب ہے اور موصی سے زیادہ اور کون بیدار ہو سکتا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے ایک خاص عہد کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فرض شناسی کی توفیق بخشے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تحریک جدید اور سندھ کی زمیندار جماعتیں

جماعت احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ کے سیکرٹری مال چوہدری غلام رسول صاحب نے اطلاع دی ہے کہ:-

(۱) جماعت کا وعدہ دفتر اول ۱۸۴/ اور ادائیگی ۹۱/۴ ۔ دفتر دوم کا وعدہ ۸۴۷/۱۲ ادائیگی ۲۳۶/۱ ہے۔ گویا کل وعدہ ۱۰۲۳/ اور وصولی ۲۹۷/۵ ہو چکی ہے اب ۲۵/۱۱ ۷ کی رقم واجب الادا ہے۔ اسٹیٹ کے مزارعین اور کارکنان نے تحریر دیدی ہے کہ مارچ کے حساب کا چیک آنے پر چندہ تحریک جدید کی ۲۵/۱۱ ۷ کی رقم اپریل میں ارسال کر دی جائے۔ ہماری اسٹیٹ کے وعدے جو ۱۰۲۳/ کے ہیں ۳۱ مارچ کی تاریخ تک سو فیصدی پورے ہو جائیں جزاکم اللہ احسن الجزا

(۲) یہ کوائف پیش کرتے ہوئے خصوصاً سندھ کی جماعتوں سے استدعا ہے کہ وہ بھی کوشش فرمائیں کہ انکے مزارعین اور ملازمین کے وعدے سو فیصدی ادا ہو جائیں اور اپریل میں ان کا بھی چندہ مرکز میں حضور کے پیش ہو جائے۔

(۳) انسپکٹر صاحب تحریک جدید سید احمد شاہ صاحب کی اطلاع ہے کہ حلقہ سندھ میں فصل گندم کی کٹائی ۱۵ مارچ سے شروع ہے اور اکثر فصل کٹ چکی ہے۔ علاقہ سندھ کے زمیندار احباب اور مزارعین اپنے وعدے ۳۱ مئی تک سو فیصدی ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی یہ فصل ۳۱ مئی تک انشاء اللہ برداشت ہو جائے گی۔

(۴) اور اسی طرح مغربی پاکستان کے اضلاع میں بھی ۳۱ مئی تک اکثر حصہ فصل کا زمیندار احباب کے گھر پہنچ جائے گا۔ پس ان کو بھی چاہیئے کہ اپنے وعدے ۳۱ مئی تک سو فیصدی پورے کر دیں۔ اور مزارعین و زمیندار احباب کا یہ اقدام بھی یعنی ۳۱ مئی تک کی ادائیگی ان کو سابقون میں شامل کر دے گی۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنی فصل کے آتے ہی اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کا حصہ فوراً ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دو بھائی اور ایک بھتیجی سیکنڈ ایئر کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

نیز محترم ایم۔ ایس۔ ربانی لنڈن میں انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس آ رہے ہیں احباب جماعت ان کی کامیابی اور بخیریت واپسی کیلئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) محمد انور دارالصدر غربی۔ ربوہ

(۲) خاکسار کا لڑکا ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں محمد ابراہیم شاد

(۳) میں نے اپنا محکمانہ امتحان ۱۶ مارچ کو دیا ہے۔ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ شیخ بشیر احمد ایف۔ پی۔ او انجینئر سنٹر رسالپور چھاؤنی

مقبوضہ کشمیر میں "انتخابات" جمہوریت کے ساتھ ایک مذاق تھے

بخشی کے نام مقبوضہ کشمیر کے (۹) ممتاز لیڈروں کا خط

نئی دہلی ۔ ۴ر اپریل ۔ مقبوضہ کشمیر کے نو ممتاز نظر بند لیڈروں نے بخشی غلام محمد کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حال ہی میں جو نام نہاد انتخابات ہوئے ہیں وہ جمہوریت کے ساتھ ایک مذاق کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اور عوام کے بنیادی حقوق کے منافی ہیں ۔

اس خط پر مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ عبداللہ ان کی سابق کابینہ کے وزیر مال مرزا افضل بیگ خواجہ مبارک شاہ میر حبیب اللہ اور مسٹر محمد اسحاق کے دستخط بھی ہیں

ان ممتاز لیڈروں نے اپنے خط میں بخشی حکومت کے اس دعوے کی قلعی کھولی ہے کہ نام نہاد انتخابات کے دوران سیاسی قیدیوں کو ان میں حصے لینے کی مکمل آزادی دی گئی تھی ۔ خط میں کہا گیا ہے

نام نہاد انتخابات سے پہلے کوئی عام انتخابی فہرست شائع نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی دعوے درج کئے گئے ۔ امیدواروں کے نام داخل کرانے کی مدت گزر جانے کے بعد سیاسی نظر بندوں سے کہا گیا تھا کہ وہ نام نہاد انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں ۔ مقبوضہ کشمیر میں سیاسی نظر بندوں کا ذکر کرتے ہوئے خط میں کہا گیا ہے کہ اب تک محاذ رائے شماری کے چار صدر قید کئے جا چکے ہیں ۔ اسی طرح محاذ رائے شماری کی مجلس عاملہ کے بیشتر ارکان بھی نظر بند کر لئے گئے ہیں ۔ محاذ کے کئی دوسرے ارکان بڑی تعداد میں گزشتہ ڈیڑھ برس سے نظر بند ہیں ۔ —— خط میں مزید کہا گیا ہے ۔ کہ اگست ۵۳ء کے بعد سے ریاست میں سیاسی سرگرمیاں ختم کر دی گئی ہیں ۔ نام نہاد امن بریگیڈ بخشی حکومت کی مخالف پارٹیوں کو کچلنے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے ۔ انضباطی قوانین کے ذریعے حکومت کے مخالف عناصر کو قید کر دیا جاتا ہے ۔ مخالف م

جنوبی افریقہ میں ہندوستانی خاندان کا قتل

جوہنسبرگ ۴ر اپریل ۔ پولیس کی اطلاع کے مطابق ہیسوڈو کے قریب ایک ہندوستانی خاندان کے چار افراد اپنے مکان پر مردہ پائے گئے ۔ بتایا گیا ہے مسٹر سکد عودان کی اہلیہ اور دو لڑکے جن کی عمریں بالترتیب ۱۸ اور ۳ سال تھیں کو چند نامعلوم اشخاص نے قتل کر دیا ۔ جائے واردات سے پولیس کو ایک خون آلود چھرا بھی ملا ہے ۔ قتل کی وجہ اور قاتلوں کے سراغ کے متعلق مقامی پولیس نے ہنوز کوئی اطلاع نہیں دی ۔

سوڈانی کرنسی کے نوٹوں کا اجراء

خرطوم ۳ر اپریل ۔ سوڈان کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سوڈان کی کرنسی کے نوٹوں کا اجراء ۸ر اپریل سے ہوگا اعلان کے مطابق سوڈان کی کرنسی کے بڑے نوٹ امریکہ اور کم قیمت کے برطانیہ کی ٹکسال میں چھاپے گئے ہیں ۔ سوڈان کا پہلا سکہ پاکستان میں بنایا گیا تھا ۔ اس سے پیشتر سوڈان میں مصری کرنسی کے نوٹ استعمال کئے جاتے تھے

ڈھاکہ : ۴ر اپریل ایران کے دیہی امداد کے ۱۳ افسر جو آجکل پاکستان میں دیہی امداد کے اداروں کا معائنہ کر رہے ہیں ۔ کل لاہور سے یہاں پہنچے ۔ لاہور میں چار روزہ قیام کے دوران ایرانی وفد نے دیہی امداد کے مختلف ادارے دیکھے

---

۴ پارٹیوں کے لیڈروں کو جلسے جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے ۔

اعلان نکاح

بتاریخ ۲۳ر مارچ ۱۹۵۸ء بمقام لاہور چھاؤنی بر مکان برادرم نذر الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم ای ایس میرے بڑے بھائی اکرام الحق صاحب کا نکاح ناصرہ زہرت صاحبہ بنت شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کے ہمراہ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر سید عزیز احمد صاحب شاہد مربی اوکاڑہ نے پڑھایا ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے رشتہ بابرکت بناوے ۔ آمین ۔ شمیم

نماز مترجم انگریزی میں

معہ عربی متن و تعداد قیام و رکوع سجود و تفصیل نماز جمعہ عیدین ۔ نکاح استخارہ ۔ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ر میں پہنچا دی جائیگی ۔

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۳/۶ گولیمار کراچی سے حاصل فرما سکتے ہیں

سکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

جارنگ

سلامتی کونسل کے موجودہ صدر گنار جارنگ جو قضیہ کشمیر پر پاکستان اور ہندوستان کے رہنماؤں سے بات چیت کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ یوں کوئی عالمگیر شہرت رکھنے والے سیاست دانوں میں نہیں لیکن وہ ایسے اوصاف اور خوبیوں سے یقیناً متصف ہیں جو شاید کم سیاست دانوں میں ملیں گی ۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وہ محض ایک سیاسی شخصیت نہیں بلکہ عالم فاضل آدمی بھی ہیں ۔

مسٹر جارنگ سویڈن کے رہنے والے ہیں اور اس وقت پچاس کے سن میں ہیں ۔ سویڈن کے جنوبی علاقے میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے ۔ باپ کاشتکاری کا پیشہ کرتا تھا ۔ لیکن بیٹا کسی اور دنیا کا خواب دیکھ رہا تھا ۔ اس نے پڑھنے لکھنے میں دل ڈال دیا اور ترکی اور فارسی زبانوں اور اسلامی کلچر سے بڑا شغف تھا ۔ ۱۹۳۳ء میں جنوبی سویڈن کی لنڈ یونیورسٹی سے پی ۔ ایچ ڈی کی اور وہیں ترکی کے اسسٹنٹ پروفیسر ہو گئے ۔ ۱۹۴۰ء میں انہیں سویڈن کے خارجہ محکمہ میں ملازمت کی پیشکش ہوئی ۔

مسٹر جارنگ نے ۱۹۳۵ء میں وسطی ایشیا ۔ چین اور پاک و ہند برعظیم کا سفر کیا ۔ اصل میں فارسی اور ترکی سے دلچسپی نے انہیں اس سفر پر اکسایا تھا ۔ پھر ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۱ء تک وہ تہران میں متعین سویڈش سفارت خانے میں ملازم رہے پھر عراق ۔ ایران ۔ اور ایتھوپیا میں وہ ناظم الامور متعین رہے ۔ ۱۹۴۸ء میں وہ بھارت میں سویڈن کی طرف سے سفیر مقرر ہوئے ۔ ۱۹۵۳ء میں وہ پاکستان ایران اور عراق کے لئے سویڈن کی طرف سے وزیر مقرر ہوئے ۔

مسٹر جارنگ اگرچہ ۱۹۳۵ء میں کشمیر کا سفر کر چکے تھے ۔ اور یوں یہ علاقہ ان کے لئے اجنبی نہیں تھا ۔ لیکن چونکہ سویڈن کشمیر کے معاملہ میں غیر جانبدار تھا ۔ اس نے بھارت اور پاکستان میں سفارتی فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں وہ کبھی کشمیر نہیں گئے ۔

اقوام متحدہ نے اب سے پہلے جن نمائندوں یا ثالثوں کو کشمیر کا قضیہ طے کرنے کے لئے اس برعظیم میں بھیجا تھا ۔ ان سے مسٹر جارنگ کی حیثیت بہت مختلف ہے ۔ وہ نمائندے اس برعظیم کے سماجی اور تہذیبی حالات سے ایسے آشنا نہ تھے ۔ لیکن مسٹر جارنگ برعظیم کی دونوں قوموں کے کلچر سے خوب آشنا ہیں ۔ ان کا آشنا ہونا ان کے فرض کی ادائیگی میں بہت ممد ثابت ہو سکتا ہے ۔

مسٹر جارنگ فارسی اور ترکی سے پہلے ہی واقفیت رکھتے تھے ۔ پچھلے دنوں جب وہ بھارت میں تھے تو انہوں نے اردو بھی سیکھ لی ۔ یوں اب وہ اسلامی ممالک کی تین زبانوں سے آشنا ہیں ۔ اور ان زبانوں نے جس تہذیب نے جنم دیا ہے اور جس کلچر نے پرورش کی ہے اس سے انہیں آشنائی ہے اور یہ آشنائی محض معلومات کی حد تک نہیں ہے بلکہ محبت کے درجے تک پہنچی ہوئی ہے ۔

مسٹر جارنگ بہت سنجیدہ اور کم گو قسم کے آدمی ہیں ۔ ہیجان پسند سیاسی رہنماؤں سے ان کا مزاج بالکل مختلف ہے وہ طول طویل بیانات دینے اور دھواں دار تقریریں کرنے کے بالکل قائل نہیں ہیں ۔ ایجاز اور اختصار ان کی تقریروں اور بیانات کا وصف ہے ۔ بات مختصر کرتے ہیں مگر وہ صاف اور واضح ہوتی ہے

بھارت اور سعودی عرب کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون

نئی دہلی ۴ر اپریل ۔ ۳۰ر مارچ کو بھارت اور سعودی عرب کے درمیان براہ راست ریڈیو ٹیلیفون سروس کا باقاعدہ افتتاح نئے سرکٹ پر بھارتی وزیر مواصلات مسٹر راج بہادر اور سعودی عرب کے وزیر مواصلات امیر سلطان ابن عبد العزیز کے درمیان بات چیت سے ہوا ۔ دونوں وزیروں نے یہ امید ظاہر کی کہ اس سروس سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو استوار کرنے میں مدد ملے گی ۔

مشرقی افریقہ اور آسٹریلیا کی تجارت

نیروبی ۴ر اپریل ۔ آسٹریلیا مشرقی افریقہ کے ساتھ اپنی تجارت بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے ۔ آسٹریلیا اور مشرقی افریقہ کے درمیان چار نئے جہاز چلائے گئے ہیں آسٹریلیا کے ٹریڈ کمشنر نے کہا ہے کہ ان کا ملک مشرقی افریقہ کو اپنی درآمد و برآمد کا ایک اہم مرکز سمجھتا ہے ۔

درخواست دعا

بندہ اپنے مقدمہ میں بریت کیلئے احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہے لطیف احمد مکان نمبر ۱۲۰ محلہ فیض آباد ۔ خانگرکا

مسٹر جارنگ فارسی اور ترکی سے

برطانیہ کی بری، بحری اور فضائی فوجوں کو ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کیا جائے گا

۱۹۶۲ء تک افواج کی افرادی قوت پچاس فیصد کم کر دی جائیگی

لندن ۵ اپریل۔ برطانوی حکومت نے ایک قرطاس ابیض میں اعلان کیا ہے کہ ۱۹۶۲ء تک برطانیہ کی بری بحری اور فضائی سروس میں پچاس فی صد کمی کر دی جائے گی۔ اور ۱۹۶۰ء تک لازمی فوجی تربیت ختم کر دی جائے گی۔

اس اعلان کے مطابق فوج کی موجودہ سات لاکھ نوے ہزار تعداد ۱۹۶۲ء تک تین لاکھ ۷۵ ہزار رہ جائے گی۔

قرطاس ابیض کے مطابق موجودہ مالی سال کے فوجی اخراجات میں بھی غیر معمولی کمی کر دی گئی ہے۔ ان تبدیلیوں کو زمانہ امن کی عظیم ترین تبدیلیوں کا نام دیا گیا ہے اور ان کا مقصد تینوں افواج کو باقاعدہ بنیادوں پر منظم کرنا ہے۔

برطانوی حکومت کے اعلان کے مطابق فوج کے تینوں شعبوں کو دوبارہ ہتھیاروں سے لیس کیا جائے گا۔ جس سے اس کی اثر پذیری اور بڑھ جائے گی۔

قرطاس ابیض کے مطابق برطانیہ بنادون اور لیبیا سے اپنی فوجیں واپس بلائے گا۔ قبرص میں صرف بمبار طیاروں کے سکواڈرن رہیں گے اور انہیں دور مار ایٹمی و غیر ایٹمی ہتھیاروں اور راکٹوں سے لیس کیا جائے گا۔ قبرص کے سکواڈرن کم از کم نوٹس پر معاہدہ بغداد کے ممالک کی امداد کے لئے حرکت میں آ سکیں گے۔

برطانوی بحریہ کے کچھ تباہ کن اور کروزر جہازوں کو خارج کر دیا جائے گا۔ لیکن کم و بیش سبھی جہازوں کو دوکار ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح کیا جائے گا۔ بری فوج کے ڈویژنوں کو بھی ایسے ہتھیار دئے جائیں گے۔

قرطاس ابیض پر ایسٹر کی تعطیلات کے بعد پارلیمنٹ میں بحث شروع ہوگی۔

قرطاس ابیض میں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ نے ایک خاص قسم کا ایٹمی بم (میگاٹن بم) تیار کر لیا ہے۔ اور عنقریب اس کا تجربہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کا ذخیرہ کیا جائے گا۔ قرطاس ابیض میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ میں ایٹم بموں کی پیداوار کی رفتار معقول ہے اور رائل ائرفورس کے پاس خاصی تعداد میں ایسے بم موجود ہیں۔

محکمہ دفاع کی اس رپورٹ کے مطابق ۵۸-۱۹۵۷ء میں دفاعی اخراجات میں ۱۲ کروڑ ۸۰ لاکھ سٹرلنگ کی کمی کی گئی ہے۔

پاکستان مسلم اتحاد کا بہت بڑا علمبردار ہے

بغداد ۵ اپریل۔ عراق کے وزیراعظم مسٹر نوری السعید نے پاکستان کو مسلم اتحاد کا ایک بہت بڑا علمبردار قرار دیا ہے۔ آپ کل یہاں پاکستان کے اس وفد کے ارکان سے بات چیت کر رہے تھے۔ جو عراق کے ترقی کے ہفتہ کی تقاریب میں شرکت کے لئے یہاں آیا ہوا تھا۔ مسٹر نوری السعید نے کہا تھا معاہدہ بغداد کے مسلم ممالک نے باہمی ترقی و مفاد کے لئے جو کوششیں کی ہیں اب وقت ان کا نتیجہ برآمد ہوا ہے۔

وزیراعظم عراق نے کہا وہ پورے خلوص کے ساتھ امید کرتے ہیں کہ پاکستان اپنی موجودہ مشکلات پر قابو پا لے گا۔ اور زیادہ ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ آپ نے کہا وہ پاکستان کو مخلص اور جرأت مند دوست سمجھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر اور اس پر مخالفین کا استہزاء

(بقیہ صفحہ ۵)

کیا ان واقعات کی موجودگی میں بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ حضور نے اس مصرع میں نعوذ باللہ بد ذوقی کا ثبوت دیا ہے؟ حضور نے جو کچھ لکھا ہے۔ خدا سے خبر پا کر لکھا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس کی ایک ایک شق اپنی کامل شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہے لیکن اس سے فائدہ صرف دیدۂ بینا رکھنے والے ہی اٹھا سکتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بے خبر بھائیوں کی نظروں پر سے بھی پردہ اٹھا دے۔ تا وہ خدا تعالیٰ کے نازل کردہ نور سے روشنی حاصل کر کے حق و صداقت کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ آمین یا رب العالمین

مشرقی پاکستان اسمبلی کی قرارداد بے ضرر ہے

قرارداد سے ملک کے آئین کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا (سہروردی)

کراچی ۵ اپریل۔ وزیراعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ مکمل علاقائی خود مختاری کے متعلق مشرقی پاکستان اسمبلی کی قرارداد بے ضرر ہے اور اس سے ملک کے آئین کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ آپ نے مزید کہا کسی کو اس قرارداد سے بھڑکنے کی ضرورت نہیں۔

وزیراعظم کل یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ سے مشرقی پاکستان اسمبلی کی دیروزہ قرارداد پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا جس میں صوبے کے لئے مکمل علاقائی خود مختاری کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مسٹر سہروردی نے خیال ظاہر کیا کہ مرکز پہلے ہی آئین کے تحت صوبوں کو کافی اختیار دے چکا ہے اس سے پہلے صوبوں سے کہا گیا تھا کہ وہ تحریری طور پر بتائیں کہ انہیں کس حد تک اختیارات چاہئیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

قرارداد کے مقصد کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا اس کا مقصد صرف تھوڑی سی انفرادیت ظاہر کرنا ہے۔ قرارداد کے سب سے بڑے ترجمان نے یہ واضح کر دیا ہے کہ قرارداد کا مقصد سیاسی نہیں اقتصادی خود مختاری ہے اور اس کا مقصد مرکز کو کمزور کرنا نہیں ہے۔

ایک نامہ نگار نے وزیراعظم سے پوچھا۔ کیا عام آدمی علاقائی خود مختاری چاہتا ہے۔ آپ نے کہا عام آدمی صرف اچھی حکومت چاہتا ہے۔ جب لیڈر علاقائی خود مختاری کے مطالبے کو محض نعرے اور سسٹنٹ کی حیثیت سے دہراتے ہیں تو عوام اسے کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔

وزیراعظم نے کہا "میں نے انہیں (مشرقی پاکستان) کافی عرصہ پہلے بتایا تھا کہ ہم ایسے سب اختیارات صوبوں کو دینے کے لئے تیار ہیں جن سے پاکستان کی سالمیت و اتحاد پر کوئی اثر نہ پڑتا ہو۔ اگر کوئی شخص پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے علاقائی خود مختاری کا مطالبہ کرے گا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا۔ میں پاکستان کے عوام سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ اس کا مقابلہ کریں۔

اس سوال کے جواب میں کہ وہ اس کا مقابلہ کس طرح کریں گے جبکہ مشرقی پاکستان اسمبلی اب اس سلسلہ میں قرارداد منظور کر چکی ہے۔ آپ نے کہا قرارداد بے ضرر ہے۔ اس سے آئین کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور یہ مرکز اور صوبوں کے درمیان تصفیے کا مسئلہ ہے بہرحال قومی اسمبلی کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں دے گی جس سے پاکستان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

ایک اخباری نمائندے نے آپ سے پوچھا مغربی پاکستان میں ہر دلعزیز حکومت کب بنائی جائے گی۔ وزیراعظم نے کہا "میں اس معاملہ پر سوچ رہا ہوں"۔

ربوہ میں زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے ضروری اعلان

ربوہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر کچھ مزید اراضی کالج کے جنوب مشرق میں بحساب چھ صد روپیہ کنال دی جا رہی ہے خواہشمند احباب کیلئے اب بھی موقعہ ہے کہ اس رعایتی نرخ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً اپنے لئے زمین ریزرو کرا لیں۔

نوٹ:- روپیہ کی ادائیگی کے ساتھ درخواست دینی ضروری ہے

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴